Department of Islamic Studies 07/06/2021 Paper MIS-102

M.A. Islamic Studies Semester I Time : 10:00 to 11:00

Topic: Amer-e- ataemur

Dr.Mohd Akram Raza

امیر تیمور کے حالات

امیر تیمور جو (تمرلین) تیمور لنگ کے نام سے بھی مشہور تھا (پیدائش: 1336ء، وفات: 1405ء) (تیموری سلطنت کا بانی اور ایک تاریخ عالم کا ایک عظیم جنگجو حکمران تھا۔ تیمور کے استاد کا نام علی بیگ تھا کہا جاتا ہے کہ استاد علی بیگ اپنے طالب علموں کو سبق یاد کرانے کے لیے ڈنڈے کا استعمال کرتے تھے لیکن انہوں نے کبھی بھی تیمور کو نہیں مارا کیونکہ تیمور ہمیشہ اپنا سبق یاد کر لیتا تھا۔ ایک دن علی بیگ نے تیمور کے والد کو بلا کر کہا کہ اس بچے کی قدر جان یہ نا صرف ذہین اور دوسرے بچوں سے بہت آگے ہے بلکہ اس میں نا قابل یقین صلاحیتیں ہیں۔ تیمور نے تین سال میں قرآن حفظ کر لیا تھا گویا صرف دس سال کی عمر میں وہ قرآن کا حافظ بن چکا تھا۔

تیمور ایک ترک منگول قبیلے برلاس سے تعلق رکھتا تھا چنگیز خان اور امیر تیمور دونوں کا جد امجد تومنہ خان تھا۔ تیمور لنگ کا تعلق سمرقند سے تھا۔ وہ سمرقند کے قریب ایک گاؤں "کیش" میں پیدا ہوا۔ اس کے والدین معمولی درجے کے زمیندار تھے۔۔ تیمور دریائے جیجوں کے شمالی کنارے پر واقع شہر سبز) جس کو کش بھی کہتے ہیں 1336 (ء میں پیدا ہوا۔ یہ علاقہ اس وقت چغتائی سلطنت میں شامل تھا جو زوال پزیر تھی۔ چغتائی حکمران بے بس ہو چکے تھے اور ہر جگہ منگول اور ترک سردار اقتدار حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔

تخت نشین ہونے کے بعد اس نے صاحب قران کا لقب اختیار کیا۔ (علوم نجوم کی رو سے صاحب قران وہ شخص کہلاتا ہے جس کی پیدائش کے وقت زہرہ اور مشتری یا زحل اور مشتری ایک ہی برج میں ہوں۔ ایسا شخص اقبال مند، بہادر اور جری سمجھا جاتا ہے مجازاً اپنے دور کا عظیم ترین حکمران)۔

تیمور نے اپنی زندگی میں بیالیس ملک فتح کیے۔ وہ دنیا کے چند نادر لوگوں میں بھی شامل ہوتا ہے۔ تیمور کی ایک خاص بات یہ تھی کہ وہ ایک وقت میں اپنے دونوں ہاتھوں سے کام لے سکتا تھا۔ وہ ایک ہاتھ میں تلوار اُٹھاتا تھا اور دوسرے ہاتھ میں کلہاڑا۔

معلومات:

پیدائش: ۹ اپریل ۱۳۳۶ء

مقام پیدائش: شہر سبز

شہر سبز ازبکستان کا ایک شہر ہے جو سمرقند سے 80 کلو میٹر جنوب میں واقع ہے۔ کسی زمانے میں یہ وسط ایشیا کا ایک اہم شہر تھا اور آج کل امیر تیمور کی جائے پیدائش کے طور پر جانا جاتا ہے۔

اس شہر کا پرانا نام کش تھا۔ یہاں 9 اپریل 1346ء کو امیر تیمور پیدا ہوا۔ اپنے دور حکومت میں تیمور نے شہر پر خصوصی توجہ دی تاہم دار الحکومت سمرقند کو قرار دیا۔

16 ویں صدی میں امیر بخارا عبداللہ خان دوم نے شیبانی حکومت کے خاتمے کے لیے اس شہر کو تہ و بالا کر دیا۔ 1870ء میں روس نے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔

شہر کی قدیم عمارات کے باعث یہ اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے میں شامل ہے۔

وفات: ۱۹ فروری ۱۴۰۵ء

مدفن: گور امیر

پیشہ: جنگجو

پیشہ وارانہ زبان: فارسی، وسطی منگولیائی زبان